S_1997_1_357_361

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

پی وی ایس ایس آر جگناتھ چاریولو اور دیگران

بنام۔

ریاست آندھرا پردیش اور دیگران

9 مئی 1997

کے۔راماسوامی اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹسز

آندھرا پردیش خیراتی اور ہندو مذہبی ادارے اور اوقاف ایکٹ، 1987:

ہندو قانون ارچکوں اور مندر کے دیگر عہدیدار-موروثی حقوق کا خاتمہ-ان کے فلاحی اقدامات کے لیے ایک اسکیم کی تشکیل کے لیے کمیٹی کا قیام-ٹرسٹ ڈیڈ پر عمل درآمد-بورڈ آف ٹرسٹیز کا قیام اور افعال-متعلقہ ہدایت۔

آندھرا پردیش چیریٹیبل اینڈ ہندو ریلیجیئس انسٹی ٹیوشنز اینڈ اینڈ ومنٹس ایکٹ، 1987 کی مختلف توضیعات آئینی جواز کو برقرار رکھتے ہوئے اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ ارچکوں اور دیگر عہدیداروں کے موروثی حقوق کا خاتمہ غیر آئینی نہیں تھا۔اس عدالت نے یہ بھی ہدایت دی کہ ریاست آندھرا پردیش میں ارچکوں اور مندر کے دیگر ملازمین اور ان پر منحصر افراد اور مذہبی اداروں کے حوالے سے فلاحی اقدامات کے لیے ایک اسکیم تیار کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ٹرسٹ کے ایک دستاویز کو آندھرا پردیش اوقاف اور دیگر ایمپلائز ویلفیئر فنڈ کے نوممبروں کے ساتھ اس کے مناسب انتظام کے لیے انجام دینے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔

اس معاملے کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد:.1 حکومت آندھرا پردیش کے چیف سکریٹری، بورڈ آف ٹرسٹیز کے چیئرمین آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے چیف جسٹس سے آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ایک ریٹائرڈ جج کی بورڈ آف ٹرسٹیز کے رکن کے طور پر نامزدگی کے لیے رجوع کریں گے جو نام تجویز کر سکتے ہیں۔(360-اے۔-بی)

.2 ارچکوں کے نامزد افراد ان کی انجمنوں کے ذریعے سپانسر کیے گئے ارچکوں میں سے ہو سکتے ہیں؛ آندھرا خطے سے و دیگر تلنگانہ خطے سے ملازم کا نمائندہ ہو سکتا ہے جیسا کہ ٹرسٹ کے دستاویز میں تجویز کیا

گیا ہے۔(360-بی-سی)

3. حکومت کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اوقاف کے کمشنر کے دفتر میں محکمہ اوقاف کے ایڈیشنل کمشنر کا ایک عہدہ بنائے جسے سروس افسران میں سے پر کیا جائے جنہیں ٹرسٹ کے روزمرہ کے انتظام کا انچارج رکھا جائے گا۔(360-ای؛ایف)

4. حکومت بھارت ٹرسٹ کو انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 80-جی کے تحت نوٹیفائیڈ آبجیکٹ ٹرسٹ قرار دے گی تاکہ ٹرسٹ کو 100% چھوٹ دی جا سکے۔اس طرح کی چھوٹ پر، فنڈ سے حاصل ہونے والی پوری آمدنی ٹرسٹ کے دستاویز میں مذکور مقاصد کے لیے خرچ کی جانی چاہیے۔(360-H؛361اے)

5. کمیٹی کی یہ تجویز مناسب ہے کہ اکاؤنٹس کا آڈٹ وقتاً فوقتاً باقاعدہ آڈیٹرز کے ذریعے کیا جانا چاہیے نہ کہ مقامی آڈیٹرز کے ذریعے۔حکومت کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ فنڈ کا باقاعدہ آڈٹ کرنے کے لیے مناسب ماڈیول میں ترمیم کرے اور ٹرسٹ کے بہتر انتظام اور ٹرسٹ کے دستاویز میں مذکور فلاحی اقدامات کے لیے آمدنی کے مناسب استعمال کے طریقے اور ذرائع تجویز کرے۔(361-سی-ڈی)

6. ٹرسٹ کے تمام مقاصد خود وضاحتی اور واضح ہیں۔ارچکوں، ملازمین اور ان کے اہل خانہ وغیرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ٹرسٹ کے شرائط وضوابط اور انتظام کے طریقے کی منظوری دی جاتی ہے۔(360-ڈی)

اے ایس نارائن دیکشیتولو بنام ریاست آندھرا پردیش اور دیگر (1996) 9 ایس سی سی 548۔

دیوانی بنیادی دائرہ اختیار حکم: آئی اے نمبر 2

میں

1990 کا ٹرانسفر کیس نمبر 38۔

(ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت)

کے ساتھ

آئی اے نمبر 4۔

میں

1987 کی تحریری درخواست (سی) نمبر 1090۔

ڈی۔ڈی۔ٹھاکر، پی۔پی۔راؤ، ہردیو سنگھ، ڈاکٹر گوری شنکر، سی۔مکند، ٹی۔وی۔رتنم،

بی۔کانتا راؤ، کے۔رام۔کمار، سی۔بالاسبرانیم، آشا نائر، وی۔بالاجی، این۔گنپتی، اے۔ٹی ۔ایم۔سمپت، محترمہ مدھومول چندانی، ایس۔مارکنڈیا، مسز چترا مارکنڈیا، محترمہ میناکشی اگروال، اے۔سبّاراؤ، اے۔ڈی۔این۔راؤ، وی۔بالاچندرن، جین ہنسریا اینڈ کمپنی، پی۔این۔راملنگم، بی ۔پارتھاسارتھی، وائی۔پی۔راؤ، محترمہ سادھنارامچندرن، محترمہ بی۔سنیتا راؤ اور محترمہ ایچ۔وہی حاضر پارٹیوں کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

کے۔راماسوای جسٹس: اے۔ایس نارائن دیکشیتولو بنام ریاست آندھرا پردیش اور دیگر (1996)9 جسٹس سی سی 548 کے پیراگراف 135 میں، اس عدالت نے باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے کی منظوری کے علاوہ، دیگر فلاحی اقدامات وضع کرنے کی ہدایت کی تھی اور حکومت کو ہدایت کی تھی کہ وہ 75 کروڑ روپے کی رقم کے ساتھ ایک مستقل فنڈ تشکیل دے، جس کی شروعات فنڈ کے طور پر کی جائے اور وہاں سے حاصل ہونے والی آمدنی کو ارچکوں، دیگر ملازمین اور/ یا ان کے منحصر افراد کے حوالے سے فلاحی اقدامات کے لیے خرچ کرنے کا طریقہ کار تیار کیا جائے، جیسا کہ معاملہ ہو۔ ایک کمیٹی تشکیل دینے کی ہدایت کی گئی، جیسا کہ فیصلے میں بتایا گیا ہے۔ اس کے مطابق، حکومت کی طرف سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے ریاست آندھرا پردیش میں ارچکوں اور مندر کے دیگر ملازمین اور ان پر منحصر افراد اور مذہبی اداروں کے حوالے سے فلاحی اقدامات کے لیے ایک اسکیم تیار کی ہے۔ ٹرسٹ کا ایک دستاویز حکومت کے پرنسپل سکریٹری، ریاست آندھرا پردیش کے محکمہ محصول کے ذریعہ تمہید میں مذکور مقاصد کے ساتھ انجام دینے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا، جس میں آندھرا پردیش اوقاف ارچکا اور دیگر ملازمین کی فلاح و بہبود کے فنڈ کے نو ممبران اس کے مناسب انتظام کے لیے تھے۔

اس میں حکومت آندھرا پردیش کے چیف سکریٹری، حکومت آندھرا پردیش کے پرنسپل سکریٹری، محکمہ محصول، حکومت آندھرا پردیش کے سکریٹری، محکمہ خزانہ، محکمہ اوقاف کے کمشنر، ٹی ٹی ڈی کے ایگزیکٹو آفیسر، ٹی ٹی ڈی کے ایف اے اینڈ سی اے او، ارچکوں کے دو نمائندے اور ملازمین کا ایک نمائندہ شامل ہوتا ہے جسے وقتاً فوقتاً دوسرے ٹرسٹی نامزد کرتے ہیں۔ نامزد کمیٹی کی مدت نامزدگی کی تاریخ سے تین سال ہے، یعنی سات سے نو کے حوالے سے۔ چیف سکریٹری بورڈ آف ٹرسٹیز کا چیئرمین ہوگا۔ ٹرسٹ کا انتظام اور انتظام بورڈ آف ٹرسٹیز کے ذریعے کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں یہ تجویز دی گئی ہے کہ آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ایک ریٹائرڈ جج کو بورڈ کا رکن بنایا جا سکتا ہے۔ بار بھر میں یہ تجویز کی جاتی ہے کہ آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ایک ریٹائرڈ جج

کوحکومت بورڈ آف ٹرسٹیز کا رکن نامزد کرسکتی ہے۔ان کی میعاد بھی ان کی نامزدگی کی تاریخ سے تین سال ہوگی۔ہم اس تجویز سے اتفاق کرتے ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ چیف سکریٹری، بورڈ آف ٹرسٹیز کے چیئرمین آندھراپردیش عدالت عالیہ کے ایک ریٹائرڈ جج کی بورڈ آف ٹرسٹیز کے رکن کے طور پر نامزدگی کے لیے آندھراپردیش عدالت عالیہ کے چیف جسٹس سے رجوع کریں گے جو نام تجویز کرسکتے ہیں۔چیف جسٹس، تجویز کردہ ناموں میں سے یا اپنی صوابدید پر، آندھراپردیش عدالت عالیہ کے کسی بھی ریٹائرڈ جج کو بورڈ آف ٹرسٹیز کے رکن کے طور پر نامزد کرسکتا ہے۔ارچکوں کے نامزد افراد ان ارچکوں میں سے ہوسکتے ہیں جو یا تو ان کی انجمنوں کے ذریعے سپانسر کیے گئے ہوں؛ ایک آندھرا خطے سے و دیگر تلنگانہ خطے سے ملازمین کا نمائندہ ہو جیسا کہ ٹرسٹ کے دستاویز میں تجویز کیا گیا ہے۔بورڈ آف ٹرسٹیز کی پہلی میٹنگ کی تاریخ سے ان کی میعاد شروع ہونی چاہیے۔ٹرسٹ کے مقصد کا ذکر اس دستاویز میں کیا گیا ہے جس پر ہم نے غور کیا ہے۔ٹرسٹ کے تمام مقاصد خود و ضاحتی اور واضح ہیں۔ہم ٹرسٹ کے شرائط وضوابط اور انتظام کے طریقے کو منظوری دیتے ہیں تاکہ ارچکوں، ملازمین اور ان کے اہل خانہ وغیرہ کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔چونکہ یہ ایک کل وقتی کام ہے، اس لیے ہمارا خیال ہے کہ محکمہ اوقاف کے ایڈیشنل کمشنر کے ایک افسر کو، رینک سے، ٹرسٹ کی انتظامیہ کا انچارج رکھا جانا چاہیے، تاکہ کافی سیکرٹریٹ کے عملے کے ساتھ روزمرہ کے انتظام میں بورڈ آف ٹرسٹیز کی مدد کی جاسکے۔ریاست کے فاضل وکیل جناب پی پی راؤ نے اس تجویز سے اتفاق کیا ہے۔اور اگر سفارش کی جاتی ہے تو حکومت اس سلسلے میں ایڈیشنل کمشنر کا عہدہ بنائے گی۔ہم، اس کے مطابق، حکومت کو ہدایت دیتے ہیں کہ کمشنر آف اینڈومنٹس کے دفتر میں ایڈیشنل کمشنر، محکمہ اوقاف کا ایک عہدہ بنایا جائے جسے پر کیا جائے۔ان سروس افسران میں سے جن کو ٹرسٹ کے روزمرہ کے انتظام کا انچارج رکھا جائے گا اور وہ وقتاً فوقتاً درکار کافی اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ مناسب نفاذ کے ذمہ دار ہوں گے جسے حکومت اس سلسلے میں مناسب سمجھ سکتی ہے۔

یہ بھی تجویز کیا جاتا ہے کہ حکومت بھارت کو انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 80-جی کے تحت نوٹیفائیڈ مقاصد کے طور پر انکم ٹیکس سے استثنی دینے کی ہدایت دی جاسکتی ہے۔دی گئی تجویز مناسب ہے اور ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں اور اس کی منظوری دیتے ہیں۔

حکومت بھارت ٹرسٹ کو انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 80-جی کے تحت نوٹیفائیڈ آبجیکٹ ٹرسٹ قرار دے گی تاکہ ٹرسٹ کو %100 چھوٹ دی جاسکے۔اس طرح کی چھوٹ پر، فنڈ سے حاصل ہونے والی پوری آمدنی ٹرسٹ کے دستاویز میں مذکور مقاصد کے لیے خرچ کی جانی چاہیے۔تمام مقاصد خیراتی اور

فلاح و بہبود کی نوعیت کے ہونے کی وجہ سے، حکومت بھارت متعلقہ وزارت کے بذریعے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 80-جی یا کسی بھی دیگر متعلقہ توضیعات تحت تمام ضروری چھوٹ دے گی۔ انہیں سب سے پہلے انکم ٹیکس کمشنر، حیدرآباد سے رابطہ کرنا چاہیے جسے سیکشن 80-جی یا انکم ٹیکس ایکٹ کی کسی دوسری متعلقہ شق کے تحت چھوٹ دینے کے لیے جانچ کے بعد وزارت خزانہ کو ضروری سفارشات بھیجنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

اس کے بعد یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ کھاتوں کا وقتاً فوقتاً باقاعدہ آڈیٹرز کے ذریعے آڈٹ کیا جانا چاہیے نہ کہ مقامی آڈیٹرز کے ذریعے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تجویز مناسب ہے۔ حکومت کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ فنڈ کا باقاعدہ آڈٹ کرنے کے لیے مناسب ماڈیول میں ترمیم کرے اور ٹرسٹ کے بہتر انتظام اور ٹرسٹ کے دستاویز میں مذکور فلاحی اقدامات کے لیے آمدنی کے مناسب استعمال کے طریقے اور ذرائع تجویز کرے۔ ڈیڈ آف ٹرسٹ کے معاہدوں کا اعادہ رپورٹ میں کیا گیا ہے۔

حکم اسی کے مطابق منظور کیا جاتا ہے۔

ٹی۔این۔اے۔

درخواست نمٹا دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document